امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''نیکی کی دعوت'' سے لئے گئے مواد کی تیسری قسط

رِیاکاری کی علامات

کُل صفحات 35

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضَوی دامت برکاتہم العالیہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ مضمون ''نیکی کی دعوت'' کے صفحہ 65 تا 99 سے لیا گیا ہے۔

رِیا کاری کی علامات

دُعائے عطّار

یا ربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ ''ریا کاری کی علامات'' کے 35 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے ریا کاری کی آفات سے محفوظ فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

اللہ عزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ٤٨٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رِیا کار پر جنّت حرام ہے

شَہَنشاہِ دو جہان، مکّے مدینے کے سلطان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے ہر ریا کار پر جنّت حرام کردی ہے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲٤۲ حدیث ۵۳۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ایمان کے ساتھ دُنیا سے جائے، **اللہ** عزَّوَجَلَّ چاہے تو بے حساب بخشا جائے، اگر وہ عزَّوَجَلَّ چاہے تو سزا دے کر جنّت میں داخل فرمائے۔ لہٰذا ریا کار پر جنّت حرام ہے، کی شَرح بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ محمد عبدالرَّءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی رِیا کار مسلمان

www.dawateislami.net

اِبتداءً جنّت میں داخِل نہ ہوگا۔ (فَیضُ الْقَدِیر لِلْمناوِی ج۲ ص۲۸۶ تحتَ الْحدیث۱۷۲۵)

خطائیں مِری عفو غفّار کر دے

رِیاکاریوں سے تُو بیزار کر دے

رِیاکاری کو اِس مِثال سے سمجھئے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی **رِیاکاری** کو اِس مِثال سے سمجھاتے ہیں: مَثَلاً کوئی شخص سارادن بادشاہ کے سامنے کھڑا رہے جس طرح خُدّام کی عادت ہوتی ہے لیکن اس کا مقصود بادشاہ کا قُرب حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اُس کی کسی کنیز کو دیکھنا ہو تو یہ (یعنی اُس شخص کا کھڑا ہونا) بادشاہ کے ساتھ یقیناً مذاق ہے۔ تو اِس سے زیادہ قابلِ حقارت ونفرت اور کیا بات ہوگی کہ کوئی شخص **اللہ** تعالٰی کی عبادت اُس کے کمزور ولاچار بندے کو دکھانے کے لئے کرے جو اس کو بِالذّات (یعنی ذاتی طور پر) نہ نَفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۳۶۹ مُلَخَّصًا)

اخلاص نیکیوں میں اے ربِّ کریم دے

عَقلِ سلیم دے مجھے قَلبِ سلیم دے

رِیا کی تعریف

رِیاکاری کے بعض نقصانات کی معلومات تو ہوئی، آیئے! اب یہ معلوم کرتے ہیں کہ گناہوں بھری رِیاکاری کہتے کسے ہیں! تو سنئے: **رِیا کی تعریف** یہ ہے: **"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا"** گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی **تعریف** کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے **عزّت** وغیرہ دیں۔

(اَلزّواجر ج۱ ص۷۶)

رِیا کاری کی 80 مثالیں

(جو مثالیں پیش کی جا رہی ہیں وہ اگرچہ رِیا کاری ہی کی ہیں تاہم کئی جگہ نیّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے)

نَماز کے مُتَعلِّق رِیاکاری کی 11 مثالیں

﴿1﴾ کسی شخص کا اس لئے پابندی سے نماز پڑھنا کہ لوگ اس کو پکّا نمازی کہیں۔

﴿2﴾ کسی حافظ کا تراویح میں اِس لئے ''مُصلّٰی سنانا'' یعنی قراٰنِ کریم پڑھنا کہ پیسے ملیں گے۔

﴿3﴾ اپنی شادی والے دن یا گھر میں میّت کے موقع پر سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری دینا یا با جماعت نَماز کی پابندی کرنا یا صدائے مدینہ لگانا (یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا) تا کہ لوگ اَش اَش کریں کہ واہ بھئی! ایسے موقع پر بھی اِس نے ان نیک کاموں کی چُھٹی نہیں کی! (خواہ اس کے علاوہ بلا تکلُّف ناغے ہوتے ہوں!)

﴿4﴾ **لوگوں** کو مُتأَثِّر کرنے کیلئے اُن کے سامنے اطمینان اور **خُشُوع وخُضُوع** کے ساتھ نَماز پڑھنا۔

﴿5﴾ **اگر** بڑی رات کے اجتماعِ ذِکر و نعت میں شب بیداری کرنے یا کسی رات تہجُّد پڑھنے کا موقع ملے تو دن میں لوگوں کے سامنے اِس لئے آنکھیں مَلنا یا انگڑائیاں وغیرہ لینا کہ سب کو پتا چل جائے کہ یہ رات سویا نہیں بلکہ نیکیوں کیلئے جاگتا رہا ہے۔

﴿6﴾ دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے اِشراق و چاشت اوراوّابین و تہجُّد ادا کرنا تاکہ لوگ نفلیں پڑھنے والا تسلیم کریں۔

﴿7﴾ کسی کیلئے لوگوں کا حسنِ ظن ہو کہ یہ تہجُّد گزار اور نفل روزوں کا عادی ہے۔ جبکہ حقیقتاً ایسا نہ ہو مگر اسکے سامنے کوئی ان خصوصیّات کے ساتھ تعارف کروائے تو یہ اِس نیّت کے ساتھ مسکرا کر سر جھکا لے کہ ان پر میری نیکو کاری کا تأَثُّر (تَ۔اَث۔ثُر) قائم رہے۔

﴿8﴾ تہجُّد میں اٹھنے کی سعادت ملنے پر اس لئے زور زور سے کھانسنا یا ایسے معاملات کرنا کہ زوجہ یا گھر کے دیگر افراد جاگ جائیں اور دیکھ کر مُتاثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوں کہ اوہو! یہ تہجُّد کے لئے اٹھا ہے!

﴿9﴾ نماز کے بعد مسجِد میں اس لئے دیر تک ٹھہرا رہنا کہ لوگ نیک آدمی قرار دیں۔

﴿10﴾ نماز میں پہلی صف کا اِس لئے اہتمام کرنا کہ لوگ مُتاثِّر ہوں، تعریف کریں۔

﴿11﴾ اپنی پہلی صَف یا جماعت رہ جانے پر لوگوں کے سامنے اظہارِ افسوس کرنا تا کہ لوگ مُتأثِّر ہوں اور اِس کو پہلی صف اور جماعت کا حَرِیص سمجھیں۔

مُبلِّغین کے لئے رِیاکاری کی 18 مثالیں

﴿1﴾ اِجتماع وغیرہ میں اِس لئے بیان کرنا کہ لوگ اِس کے بیان کی تعریف کریں اور اچّھا مبلِّغ کہیں۔

﴿2﴾ مبلِّغ کا بیان کے دَوران دل پر چوٹ کرنے والے جُملے گرجدار آواز میں بولنا یا پُر جوش انداز میں اشعار پڑھنا تا کہ سامِعین تعریفی انداز میں نعرہ لگائیں، بلند آواز سے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہیں، واہ واہ! مرحبا! کہہ کر داد دیں، بیان کی تعریف کریں، شُعلہ بیان مبلِّغ کہیں۔

﴿3﴾ بیان میں اِس لئے عمدہ جُملے، دَقیق الفاظ، عَرَبی و انگریزی مَقُولے وغیرہ شامل کرنا کہ لوگ پڑھا لکھا سمجھیں اور اِس سے مُتاثِّر ہوں۔

﴿4﴾ سُننے والے اُسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قربانیاں دینے والا تصوُّر کریں اس لئے بیان کے آغاز میں مبلِّغ کا مَثَلاً اِس طرح کے کلمات کہنا: میں 6 دن سے مسلسل سفر پر ہوں، اس وقت بھی 13 گھنٹے کا سفر کر کے یہاں پہنچا ہوں، بَہُت تھکا ہوا ہوں، ابھی کھانا بھی نہیں کھایا مگر بیان کرنے حاضر ہو گیا ہوں وغیرہا۔

﴿5﴾ اسلامی بھائیوں کو مَثَلاً اِس طرح کہنا: میں تو 25 ماہ سے مَدَنی قافِلے کا مسافر ہوں، وقفِ مدینہ ہوں، اِسی روز سے

روزانہ بیان کررہا ہوں، آج کل کئی روز سے مسلسل مَدَنی مشوروں کی ترکیب ہے، ہر ماہ دو (یا چار) مَدَنی قافلوں میں تین تین دن کیلئے سفر کررہا ہوں، اتنے برس سے ہر ماہ تین روزہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترکیب ہے اور اِن باتوں کا سبب لوگوں میں عزّت بنانا ہو کہ خوب شاباش ملے، اسلامی بھائی اِس کی مثالیں دیں، دین کیلئے خوب قربانیاں دینے والا کہیں۔

﴿6﴾ جوش میں آکر ایک ہی دن میں **فیضانِ سنّت** سے پچاس یا سو بار درس دے ڈالنا تا کہ خوب واہ واہ ہو، حوصلہ افزائی کے نام پر تعریف ہو، دعوتِ اسلامی کے بڑے ذمّے داران سے پیٹھ تھپکوانے اور تحفے پانے کی ترکیب ہو۔

﴿7﴾ کسی بڑی شخصیَّت کے سامنے سنّتوں بھرا بیان کرنے کا موقع ملے تو خوب بنا سنوار کر عُمدگی سے بیان کرنا تا کہ وہ اس سے مُتأَثِّر ہو، اِس کی تعریف کرے۔

﴿8﴾ مبلِّغ کا سیاسی، حکومتی یا دُنیوی شخصیّات کے ساتھ مُراسم رکھنا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو یا خود بتا سکے کہ فُلاں فُلاں شخصیَّت مجھ سے مُتَأَثِّر ہے، یہ لوگ مجھے دعاؤں کا کہتے ہیں، فُلاں نے تو میرے ہاتھ چوم لئے، ان کے یہاں میرا بڑا احترام ہے۔

﴿9﴾ کسی مبلِّغ کا ترکیبیں بنانا کہ کسی طرح کوئی افسر یا وزیر وغیرہ اُن کے گھر آجائے تا کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ بھئی! بڑے بڑے لوگ اِس کے عقیدت مند ہیں اِس سے دعا کروانے یا بَرَکت حاصل کرنے کیلئے حاضِر ہوتے ہیں۔

﴿10﴾ کسی دُنیوی بڑی شخصیَّت کو اِس لئے اِصلاح کی بات کہنا یا خطا پر ٹوکنا کہ لوگوں پر یہ اثر پڑے کہ واہ بھئی واہ! یہ تو بڑے بڑوں سے مَرعُوب نہیں ہوتا اور حکمِ شریعت بیان کرنے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔

﴿11﴾ کسی بڑے آدَمی کو داڑھی رکھوا دی یا بدنام شخص کو توبہ پر آمادہ کرلیا تو اپنی ذات سے مُتأَثِّر کرنے کیلئے بیان میں یا اسلامی بھائیوں میں اپنے اِس کارنامے (یا مَدَنی بہار) کا تذکرہ کرنا۔

﴿12﴾لوگوں میں بیٹھے ہوئے یادورانِ بیان یا گفتگو کرتے ہوئے اِس لئے نگاہیں نیچی رکھنا کہ دیکھنے والے مُتأَثِّر ہوں، حیا سے نظریں جھکانے والا اور آنکھوں کا قُفْلِ مدینہ لگانے والا کہیں۔(خواہ جب لوگوں سے جُدا ہو تو آنکھیں ہر طرف گھومتی، پھرتی اور خوب بھٹکتی ہوں)

﴿13﴾تنہائی میں خاشِعانہ نَماز پڑھنے یا نگاہیں نیچی رکھنے کی مَشق کرنا تاکہ دوسروں کی موجودگی میں بھی نَماز میں خُشوع قائم رہے، نگاہیں نیچی رکھ سکے اور لوگوں کے دلوں میں مَقام بنا سکے۔(یہ دُوہری رِیا ہے یعنی تنہائی والی مَشق بھی رِیا ہے کہ اِس کا مقصود رِضائے الٰہی نہیں، بندوں پر اپنی پارسائی کا سکّہ جمانا ہے)

﴿14﴾پابندی سے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کی خانہ پُری کرنے اور دوسروں پر مَدَنی انعامات پر عمل کی تعداد ظاہر کرنے سے مقصود یہ ہو کہ اِس کی تعریف ہو، مثال دی جائے کہ فُلاں مَدَنی انعامات کا پکا عامل ہے، اُس کا اتنے اتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے۔

﴿15﴾کسی کا اِس لئے دین کی خدمت کرنا، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا، دینی کاموں کیلئے خوب وَقت دینا اور اس کی خاطر مَشَقَّتیں برداشت کرنا کہ لوگ اِس کی قربانیوں کی واہ واہ کریں، دینی کاموں کیلئے اِس کو خوب مُتحرِّک (مُ۔تَ۔حَرْ۔رِک، ACTIVE) تصوُّر کریں۔

﴿16﴾دُنیا کے مختلف مَمالِک کے اندر راہِ خدا میں اس نیّت سے سفر کرنا کہ اسلامی بھائی اِس کی قربانیوں کی داد دیں، اِس کی مثالیں بیان کریں، اِس کو بینَ الْاَقوامی مبلِّغ کہیں۔

﴿17﴾اِس لئے پابندی سے صدائے مدینہ لگانا یعنی لوگوں کو نَمازِ فجر کے لئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا کہ اس کی تعریف ہو کہ یہ نہ اندھیرے سے گھبراتا ہے، نہ کتّوں کے بھونکنے سے ڈرتا ہے، نہ ہی سردی اور بارِش کی پرواہ کرتا ہے نیز رات سونے میں چاہے کتنی ہی تاخیر ہو جائے یہ پھر بھی **صدائے مدینہ** کا ناغہ نہیں کرتا۔

﴿18﴾ **کسی** کو نیکی کی دعوت اِس **نیّت** سے دینا کہ لوگ اسے مسلمانوں کا عظیم **خیر خواہ** تصوُّر کریں یا کسی کو بُرائی سے اس لئے مَنع کرنا کہ لوگ اس سے مُتأَثِّر ہوں کہ ''بڑا **غیرت مند** شخص ہے، بُرائی دیکھ کر بالکل خاموش نہیں رہ سکتا۔'' (کاش! اپنے گھر میں ہونے والی برائی دیکھ کر بھی غیرت آیا کرے، دل جلا کرے اور اِصلاح کی سعادت کی کوشش نصیب ہو)

نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے رِیاکاری کی 16 مثالیں

﴿1﴾ اجتماع وغیرہ میں اس غَرَض سے تلاوت کرنا، نعت شریف پڑھنا کہ لوگ نوٹیں چلائیں، اسے کھانا کھلائیں، لفافہ پیش کریں، سُوٹ پیس حاضِر کریں، آواز و انداز وغیرہ کی داد دیں، تلفُّظ کی ادائیگی کے اُسْلُوب اور پڑھے گئے کلام کی تعریف کریں۔

﴿2﴾ نعت شریف پڑھتے ہوئے مختلف اَشعار پر حدائقِ بخشش شریف وغیرہ کے بکثرت اَشعار اس لئے ملانا کہ لوگ کہیں: واہ واہ! اِس کو تو بَہُت سارے اور کیسے مشکل مشکل اَشعار یاد ہیں!

﴿3﴾ کتاب سے دیکھے بغیر اِس لئے نعتیں پڑھنا کہ سننے والے کہیں واہ بھئی واہ! اِس کو بَہُت سی نعتیں زَبانی یاد ہیں!

﴿4﴾ نعت خوان (یا مبلِّغ) کا کسی مشکِل شِعر کی اِس لئے شَرح بیان کرنا تا کہ لوگ اِسے ذہین سمجھیں اور اس کی معلومات کی داد دیں۔

﴿5﴾ نایاب کلام تلاش کر کے یا کسی کلام کی نئی طرز بنا کر (یا چُرا کر) چُھپا کر رکھ کر بڑی رات وغیرہ کسی خاص موقع پر کثیر اجتماع میں نعت خواں کا اِس لئے پڑھنا کہ سامِعین جھوم اٹھیں اور زور زور سے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہہ کر داد دیں، خوب نعرے لگائیں اور دوسرے نعت خوان بھی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔

﴿6﴾ نعت خوانی، تلاوتِ قراٰن، بیان وغیرہ پر بیک وَقت اِس لئے عُبُور حاصل کرنا کہ لوگ اس کو ''ہر فن مولا'' کہیں۔

﴿7﴾ مالداروں کے یہاں رغبت کے ساتھ جانا، ان کی یا کسی بھی دینی و دُنیوی شخصیت کی موجودگی میں اس لئے نعت

شریف پڑھنا کہ مالدار ''نوٹیں'' چلائے، شخصیت کی صدائے داد و تحسین سے نَفْس ''لذّت'' پائے۔

﴿8﴾ بَیرونی مُمالِک میں عزّت وشہرت یا نذرانوں کی خواہش پر نعت پڑھنے جانا نیز اِس سے یہ بھی مقصود ہو کہ اپنے نام کے ساتھ ''بین الاقوامی شُہرت یافتہ نعت خواں'' کہا اور اشتہارات میں لکھا جائے۔

﴿9﴾ .T.V چینل پر اِس لئے نعت پڑھنا (یا بیان کرنا) کہ خوب شہرت ملے، لوگ راستے میں روک کر عزّت سے ملیں، اپنے یہاں محافِل میں مدعو کرکے آؤ بھگت کریں، میڈیا، یا فُلاں چینل کا مشہور و معروف نعت خواں (یا مبلّغ) کہیں یا اشتہارات میں لکھیں، V.C.D جاری ہو کہ جس سے خوب نام چمکے۔

﴿10﴾ نعت خواں (یا مبلّغ) کا شہرت اور واہ واہ! کیلئے c.d. یا v.c.d جاری کروانا۔

﴿11﴾ بیان کرتے یا سُنتے ہوئے یا دعا کرتے یا دُعا کرواتے، یا مُناجات یا نعت شریف پڑھتے یا سنتے ہوئے اِس لئے رونے جیسی آواز نکالنا، رونی صورت بنانا، آنکھیں پَٹ پٹا کر یا زور سے میچ کر زبردستی آنسو چھلکانا یا بار بار آنکھیں پُونچھنا کہ لوگ اِس کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں اور اِسے بنگاہِ تحسین (یعنی تعریفی نظر سے) دیکھیں۔

﴿12﴾ اجتماعِ ذِکرو نعت میں اِس لئے آگے آگے بیٹھنا، نعتیں سُن کر خوب جھومنا، بُلند آواز سے واہ واہ! سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا، نعرے لگانا کہ لوگ عاشِقِ رسول سمجھیں۔

﴿13﴾ مُناجات یا نعت شریف سُن کر چیخ و پکار اور اُچھل کود کرکے حاضِرین کی توجُّہ چاہنا، اگر رِقّت طاری ہوگئی تھی اور جوش میں کھڑا ہوگیا تھا، مگر اب کیفیت سے باہر آجانے کے باوُجُود اِس لئے کھڑے کھڑے ہاتھ پیر ہلانے کا سلسلہ جاری رکھنا کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ارے اتنی جلدی یہ نارمل ہوگیا! یا اِس لئے زمین پر گر کر تڑپنا کہ لوگ پکڑیں سَہلائیں، ہوش میں لانے کیلئے جتن کریں، پانی پلائیں اور یہ ''ھُو ھُو'' کرتا ہوا آہستہ آہستہ ہوش میں آنے کا انداز اختیار کرے اور یوں لوگوں کی نظر میں خود کو عُشّاق میں کھپالے۔

﴿14﴾ نعت وغیرہ سُن کر اِس لئے فِراقِ مدینہ میں آہیں بھرنا بار بار مدینہ مدینہ کہنا تا کہ لوگ ''مدینے کا دیوانہ'' سمجھیں۔

﴿15﴾ اجتماعِ ذکر و نعت میں صِرف بریانی یا کھچڑا وغیرہ کھانے کے لئے شرکت کرنا۔

﴿16﴾ مُناجات، نعت و مَنقبت وغیرہ لکھنے والے کا اِس کے مَقطَع میں اپنا تَخَلُّص اِس لئے ڈالنا کہ نیک نامی ہو، داد ملے، لوگوں پر چھاپ پڑے کہ واہ بھئی واہ! یہ تو بہُت اچّھا شاعِر ہے۔

راہِ خدا میں خَرچ کرنے والوں کے لئے رِیاکاری کی 3 مثالیں

﴿1﴾ دینی کاموں میں اِس لئے چندہ دینا کہ لوگ سخی کہیں۔

﴿2﴾ اِس لئے غریبوں میں خیرات بانٹنا کہ وہ اِس کے گرد حاجی صاحِب! سیٹھ صاحِب! کہہ کر ہجوم کریں، اِس کی مِنّت سماجت کریں، اس کے سامنے گڑ گڑائیں۔

﴿3﴾ مریضوں، دُکھیاروں اور سیلاب زدوں وغیرہ کی خدمت کیلئے اِس لئے بھاگ دوڑ کرے کہ لوگ مصیبت زدوں کا خیر خواہ یا بہترین سماجی کارکُن کہیں۔

رِیاکاری کے مُتعلّق مُتفرِّق 32 مثالیں

﴿1﴾ فنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ''قاری صاحِب'' کہیں۔

﴿2﴾ قاری صاحِب کا اجتماعات میں حاضِرین کی مقدار کے مطابِق (اور امام صاحِب کا جہری نمازوں میں مقتدیوں کی قِلّت و کثرت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے) تجوید کے قَواعِد کی رعایت اور آواز کے اتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خوشنودی ہو۔ (کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے سِرّی نمازوں میں بھی حسبِ ضرورت تجوید کے قواعِد کی رعایت کی عادت بنے)

﴿3﴾ اپنے لئے عاجزی کے الفاظ مَثَلاً فقیر، گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنکسِرُ المِزاج سمجھیں،

عاجزی کی تعریف کریں۔ (دل کی تائید کے بغیر اپنے لئے ایسے الفاظ کی ادائیگی مُنافَقت بھی ہے)

﴿4﴾ لوگوں سے اِس لئے پُرتپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنسار اور با اَخلاق کہلائے۔

﴿5﴾ دعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیا کاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔

﴿6﴾ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قبر میں کیا ہوگا! آہ! قِیامت میں حساب کیسے دوں گا!

﴿7﴾ لوگوں پر اپنی دنیا سے لاتَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں (اگر یہ فقرہ مالدار وغیرہ کو اپنے سے حقیر سمجھ کر کہہ رہا ہے تو تکبُّر کی آفت میں بھی پھنسا)

﴿8﴾ کسی کی مصیبت کا سُن کر اِس لئے منہ بنانا یا ہمدردانہ جملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔ (البتہ دُکھیارے مسلمان کی دلجوئی کی نیّت سے رِضائے الٰہی کیلئے اُس کے سامنے ایسا کرنا عبادت اور باعِثِ ثوابِ آخرت ہے)

﴿9﴾ ہاتھ میں اِس لئے تسبیح رکھنا، اور نمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہلا ہلا کر یا انہیں آواز پہنچے اِس طرح دُرُود و اَذکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔

﴿10﴾ **جَلْوَت** میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا تاکہ لوگ سنّتوں پر عمل کرنے والا اقرار دیں۔ (کاش! اکیلے میں بھی کھانے پینے اور دیگر افعال میں خوب سنّتیں اپنانے کا ذہن بن جائے)

﴿11﴾ دعوت میں یا دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سنّت (یعنی سنّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیْلُ الْغِذاء (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔ (افسوس! یہ رِیا کار جب گھر میں یا بے تکلُّف دوستوں کے درمیان ہو تو

دوسروں کا حصّہ بھی چَٹ کر جائے)

﴿12﴾ کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ''آپ کسی اور کو مت بتانا'' تا کہ سامنے والا مُتأَثِّر ہو کہ بہت **مخلص** شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

﴿13﴾ اپنے نام کے ساتھ **حافِظ** بولنے یا لکھنے کا اس لئے اہتمام کرنا کہ لوگ بنظرِ تحسین دیکھیں ماشآءَ اللّٰہ بولیں، احتراماً حافِظ صاحِب یا حافِظ جی کہیں، دعاؤں کی التجائیں کریں۔ (اگر رِیا کی نیّت نہ ہو تو حافظ کا اپنے منہ سے خود کو حافظ بولنا لکھنا منع نہیں)

﴿14﴾ رَمضانُ المبارَک کا اِعتِکاف کرنا یا سب کے سامنے اس لئے تِلاوت کرنا، یا خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگنا کہ لوگ نیک آدمی سمجھیں۔

﴿15﴾ رَمضانُ المبارَک کا اِس لئے اِعتِکاف کرنا کہ مفت میں سَحری اورافطاری کی ترکیب بن جائے۔

﴿16﴾ موت مَیّت کے موقع پر بھاگ دوڑ کرنا نیز جنازے کے جلوس اور تدفین وغیرہ میں آگے آگے رہنا تا کہ لوگوں میں نُمایاں ہو، اہلِ میّت مُتأَثِّر ہوں، ان کی نظر میں اچھا انسان بنے۔

﴿17﴾ نیک کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا تا کہ لوگ نیکیوں کا حَرِیص سمجھیں۔

﴿18﴾ اپنے **دینی کارنامے** اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا **خادِم** تصوُّر کریں اور اس کی **عظمتوں** کے مُعتَرِف ہوں۔ مَثَلاً اپنے فضائل کا قائل کرنے کیلئے یوں کہنا: مجھے تو 15 سال ہو گئے نیکی کی دعوت عام کرتے ہوئے، میں اتنے عرصے تک دعوتِ اسلامی کی فُلاں فُلاں **ذِمّے داری** پر فائز رہا، میں نے اِتنے عَلاقوں بلکہ مُلکوں میں جا کر **مَدَنی کام** کیا، میں نے سینکڑوں کو داڑھی رکھوائی، عمامے سجوائے، مَدَنی کام کرنے پر آمادہ کیا، ان کی **تربیَّت** کی، فُلاں فُلاں ذمّے داران کو بھی میں مَدَنی ماحول میں لایا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

﴿19﴾ مُطالَعے (مُطا۔لَ۔عے) کے دَوران کوئی حکمت بھرا عمدہ مَدَنی پھول مل گیا تو دوسروں سے پوشیدہ رکھ کر بڑے اجتماع میں اِس لئے بیان کرنا تاکہ واہ واہ سُبْحٰنَ اللہ کا شور ہو، کثیر افراد پر اپنی کثرتِ معلومات کا سکّہ بیٹھے اور تعریف ہو۔

﴿20﴾ اپنی فِی سَبِیْلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتأَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

﴿21﴾ بڑی رات یا اجتماعات وغیرہ میں اِس لئے خوب لہجے کے ساتھ اذان دینا کہ لوگ آواز و انداز کی واہ واہ کریں۔

﴿22﴾ خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقت اپنے دینی مَنصَب مَثَلاً دینی طالبِ علم یا حافظِ قراٰن یا امامِ مسجِد یا مؤَذِّن یا مُبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اظہار کرنا کہ وہ رعایت کردے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔

﴿23﴾ کتاب یا رِسالہ لکھتے وقت اِس نیَّت سے عبرت انگیز رِوایات وخوب دلچسپ حِکایات اور عمدہ عمدہ مَدَنی پھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔

﴿24﴾ اپنے حج و عُمرے کی تعداد، تلاوتِ قراٰن کی یومیہ مقدار، رَجَبُ المُرَجَّب و شعبانُ المعَظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احترام پیدا ہو۔

﴿25﴾ چھوٹی بڑی دینی کتابوں کے ناموں کے ساتھ یا بغیر نام بتائے اپنے کثرتِ مُطالَعہ کا اظہار کرنا تاکہ اسلامی بھائی علمِ دین کا شیدائی سمجھیں، دوسروں کو اس کی مثال دیں۔

﴿26﴾ اِس لئے حج کرنا یا اپنے حج کا اِظہار کرنا کہ لوگ حاجی کہیں، ملاقات کیلئے حاضِر ہوں، گڑگڑا کر دعاؤں کی التجائیں کریں، گجرا پہنائیں، تحائف وغیرہ پیش کریں۔ (اگر اپنی عزّت کروانا یا تحفے وغیرہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو بلکہ تحدیثِ

نعت وغیرہ اچھی اچھی نیتیں ہوں تو حج وعمرے کا اظہار کرنے عزیزوں اور رشتے داروں کو جمع کرنے، ''محفلِ مدینہ'' سجانے کی مُمانعت نہیں بلکہ کارِثواب آخرت ہے)

《27》سادات کرام کا اس لئے احترام بجالائے، دَسْت بوسی وغیرہ کرے کہ سیّدوں کے دلوں میں عزّت پیدا ہو یا لوگ مُحبِّ اہلبیت کہیں۔

《28》مَزارات کی اِس لئے بکثرت زیارتیں کرے، ہر جگہ عُرسوں میں پیش پیش رہے کہ لوگ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کا عاشق کہیں۔

《29》سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کا اِس لئے بار بار تذکرہ کرے یا گیارہویں شریف کی نیاز کرے یا آپ کی مَنْقَبَت میں خوب جھومے کہ لوگ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا دیوانہ سمجھیں۔

《30》اپنے پیر کی اِس لئے خوب خدمت کرے، لوگوں کے سامنے اِن خدمات کا تذکرہ کرے، اُن کے قریب نظر آئے تا کہ اسے لوگ اپنے مُرشِد کا مُقَرَّب، منظورِ نظر اور خادِمِ خاص سمجھیں، عزّت کریں، ہاتھ چومیں، نُمایاں جگہ پر بٹھائیں، دعاؤں کی التجائیں کریں، تحفے نذرانے پیش کریں، پیر صاحِب کیلئے سفارشی بنائیں۔

《31》پیر و مرشِد کی بچی ہوئی چیز دوسروں کی موجودَگی میں اس لئے جھٹ پٹ کھائے کہ لوگ ''تبرُّک کا حَرِیص'' تصوُّر کریں۔ (اور اگر کوئی دیکھتا نہ ہو تو تبرُّک کو ہاتھ بھی نہ لگائے یا دوسروں کی طرف سَرکادے)

《32》دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں۔ (خواہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خوب قہقہے لگاتا اور شیرِ ببر کی طرح دَہاڑتا یعنی چیختا ہو)

رِیا کی تعریف کے تحت مذکورہ مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے **رِیا کاری کی تعریف** پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 629 پر ہے: ''رِیا یعنی دِکھاوے کیلئے (نیک) کام کرنا اور ''سُمْعَہ'' یعنی اِس لئے (نیک) کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچّھا جانیں گے، یہ دونوں چیزیں بہُت بُری ہیں، اِن کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور یہ شخص مُستحقِ عذاب ہوتا ہے۔'' **رِیا کاری کی تعریف** میں یہ بھی شامل ہے کہ لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی دھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رقم کا لفافہ یا کھانا یا مِٹھائی یا کسی قسم کے نذرانے کا حُصول مقصود ہونا۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں ''حُبِّ جاہ'' یعنی ''عزّت وشُہرت کی مَحبَّت'' بھی موجود ہے۔ کیوں کہ رِیا کاری کا ایک بہُت بڑا سبب ''حُبِّ جاہ'' ہے۔

رِیا کاری کی مثالوں کے بارے میں ایک ضَروری وَضاحت

یاد رہے! رِیا کاری کی یہ تمام مثالیں پڑھنے سننے والے کے اپنے آپ میں رِیا کاری تلاش کرنے کے لئے ہیں، کسی دوسرے کو رِیا کار قرار دینے کے لئے نہیں کیونکہ رِیا کاری کا تعلّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطّلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مسلمان پر بدگمانی نہ کی جائے، بدگمانی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تجَسُّس (یعنی گناہ کی تلاش) کرنا، اس کی پردہ دَری کرنا (یعنی عیب کھولنا) اور اس میں یہ (یعنی رِیا کاری کی) علامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے **یہ بھی حرام ہے۔**

خود کو رِیا کاری کے عذاب سے ڈرائیے!

برائے کرم! اپنی نیکیوں کو ٹٹولئے کہ کہیں اس میں رِیا تو چُھپی ہوئی نہیں! کیوں کہ رِیا چیونٹی کی چال سے بھی باریک چال کے ذَرِیعے عملِ خیر میں داخِل ہوجاتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ''رِیا'' میں جو ''لذّت'' ہے وہ نہ عمدہ غذاؤں میں ہے نہ ہی مال و

دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ "لذّت" جہنّم میں پہنچانے والی ہے لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ (یعنی شک) بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ **فرمانِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "بے شک جہنّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ علٰی صاحِبِہَا الصلوٰۃُ والسّلام کے اُن ریاکاروں کے لئے تیار کی ہے جو قرانِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللّٰہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳) اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن خود میں مذکورہ مثالوں میں سے کوئی مثال پائے تو لازماً **رِیا کاری کا علاج** کرے مگر یہ نہ ہو کہ اصل نیکیوں اور سعادت مندیوں ہی کو چھوڑ دے کیونکہ ناک پر مکّھی بیٹھ جائے تو مکّھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی۔

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی
تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مشتمل کتاب "رِیاکاری" کا مُطالعہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

رِیا کاری کی علامات

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین علامتیں ہیں: ﴿۱﴾ تنہائی میں

ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دکھائے ﴿۲﴾ تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کر دے اور ﴿۳﴾ مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۱ ص۸۶)

لوگوں میں اپنی مَذَمَّت کرنا بھی رِیا کی علامت ہے

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حَسَن بَصْری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو شخص کسی مجمع میں اپنی مَذَمَّت کرتا (یعنی خود کو گنہگار، بدکار، سیاہ کار وغیرہ کہتا) ہے وہ درحقیقت اپنی تعریف کرتا ہے (کہ لوگ ایسے شخص کو مُتواضِع اور مُنکَسِرُ المِزاج کہہ کر اُس کی عاجِزی کی تعریف کرتے ہیں) اور یہ بھی رِیا کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۲۴)

یاد رہے! اپنے لئے عاجِزی کے الفاظ کا استعمال اُس صورت میں رِیا کاری ہے جبکہ رِیا کاری کی نیّت ہو اور اب یہ گناہ ہے اور اسی طرح اگر صرف زَبان سے عاجِزی کے الفاظ کہہ رہا ہو اور دل میں یہ کیفیت نہ ہو تو مُنافَقت ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔

روزے کے بارے میں نہ پوچھو!

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادھم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکرَم فرماتے ہیں: اپنے بھائی سے اُس کے روزے کے بارے میں نہ پوچھو، کیونکہ اگر وہ کہتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں تو اُس کا نَفْس خوش ہوگا اور اگر کہے کہ میں روزہ دار نہیں ہوں تو اُس کا نَفْس غمگین ہوگا اور یہ دونوں رِیا کی علامتوں میں سے ہیں۔ (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۲۴)

ضَرورتاً روزے کا اِظہار کر دیجئے

ضَرورتاً روزے کے اظہار میں مُضایقہ نہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب کسی کو دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو تو اُسے چاہیے کہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں۔ (صَحیح مُسلِم حدیث ۱۱۵۰ ص ۵۷۹)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے

ہیں: خیال رہے کہ نفلی روزے کا چُھپانا بہتر ہے مگر چُونکہ یہاں (مثلاً کسی کے گھر جانا ہوا ہو تو وہاں) چُھپانے سے یا صاحِبِ خانہ کے دل میں عَداوت پیدا ہوگی یا رنج وغم، (رِضائے الٰہی کی نیّت سے) مسلمان کے دل کو خوش کرنا بھی عبادت ہے اس لیے روزے کے اِظہار کا حکم دیا گیا۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج۳ ص۱۹۹)

نیکی کے سبب چیزیں سستی ملنا

حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شَافِعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **رِیا کاری** کی اَقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے بھی بڑھ کر **خَفِی** (یعنی پوشیدہ) **رِیا** یہ ہے کہ (اپنی نیکیوں پر) نہ تو لوگوں کے آگاہ ہونے کی خواہش ہو اور نہ ہی عبادت کے ظاہر ہونے پر خوشی (پیدا ہوتی) ہو، البتّہ اس بات پر مَسَرَّت ہو کہ ملاقات کے وقت لوگ سلام میں پہل کریں اور اُس سے خندہ پیشانی سے ملیں، نیز اس کی تعریف کریں اور اس کی ضَروریات پوری کرنے میں جلدی کریں، خرید و فروخت میں اس کی رعایت کریں (مَثَلاً وہ کچھ خریدنا چاہے تو اُسے سَستا دیں یا مُفت پیش کردیں) اور جب وہ لوگوں کے پاس آئے تو وہ اس کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔ (اُس کو اِحترام کی جگہ بٹھائیں، دعاؤں کے لئے اِلتجائیں کریں، اُس کے لئے آواز پَست رکھیں، ہاتھ جوڑیں، گڑگڑائیں وغیرہ) جب کوئی شخص ان مُعاملات میں کوتاہی کرے تو یہ بات اپنی پوشیدہ نیکیوں کو بڑا سمجھنے کے سبب اس کے دل پر گِراں گزرے۔ گویا اُس کا نَفس اُس عبادت کے مقابلے میں اپنا اِحترام چاہتا ہے، یہاں تک کہ اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ اس نے یہ نیکیاں نہیں کیں تو اس کا نَفس اس اِحترام کی خواہش بھی نہ رکھتا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الْکبائِر ج۱ ص۹۳)

مُخلِصین کا رِیا سے بچنے کا انداز

مزید فرماتے ہیں: لہٰذا مُخلِص بندے ہمیشہ **خَفِی** (یعنی پوشیدہ) **رِیا** سے ڈرتے رہتے ہیں اور دیگر لوگ جتنی کوشش اپنے گناہ چھپانے میں کرتے ہیں یہ اُن سے زیادہ اپنی نیکیاں چھپانے کے حَرِیص ہوتے ہیں اور اس کی وجہ صِرف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی نیکیوں کو خالِص کرنا چاہتے ہیں تاکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن لوگوں کے سامنے انہیں اَجر عطا فرمائے کیونکہ انہیں اس بات پر

یقین ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ صِرف وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اِخلاص کے ساتھ کئے گئے ہوں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ سخت محتاج اور بھوکے ہوں گے اور ان کے مال واولاد نہیں کچھ کام نہ آئیں گے سوائے اس کے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قَلْبِ سلیم (یعنی گناہوں سے محفوظ دل) لے کر حاضر ہوگا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکَبائِر ج۱ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

کہیں ہم ریاکار تو نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ دِیانت داری سے خود پر غور کریں کہ کہیں ہم تنہائی میں عبادت کے مُعامَلے میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بلاضرورت اظہار تو نہیں کردیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کردے تو "پُھول کر" عمل میں اضافہ تو نہیں کردیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صورت میں کہیں ہم غمگین تو نہیں ہوجاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو مگر تنہائی میں مزا نہ آتا ہو؟ کہیں ہم لوگوں کے سامنے (خود کو سیاہ کار، گنہگار، مجرم، فقیر، حقیر اور عاجز ومسکین وغیرہ کہہ کر) اپنی مَذَمَّت اُنہیں مُتاثِّر کرنے کے لئے تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں اپنے مبلّغ یا سنّتوں بھرے مَدَنی حُلیے وغیرہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتاثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت میں یا سستے داموں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کرلیجئے اور حُصولِ اِخلاص کی کوششوں میں لگ جائیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

رِیاکاری سے توبہ کی برکت

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان لکھتے ہیں: خیال رہے کہ رِیا سے عبادت ناجائز نہیں ہو

جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ ریاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ **نامقبول** ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر **ریاکار** آخر میں رِیا سے (سچّی) **توبہ** کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی **قضا** واجِب نہیں بلکہ اس توبہ کی **بَرَکت** سے گزشتہ **نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہوجائیں گی**۔ مُطلقاً رِیا سے خالی ہونا بَہُت **مشکل** ہے **کوئی شخص رِیا کے اندیشے سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ رِیا سے بچنے کی دعا کرے۔** (مِراٰۃ المناجیح ج۷ص۱۲۷)

ترے رَحم و کرم پر آس میں نے باندھ رکھی ہے
بڑی اُمّید ہے آقا! کرم روزِ جزا ہو گا (وسائلِ بخشش ص۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَرَضِ رِیا کا عِلاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں اِس **مرضِ رِیا کی علامات** محسوس کریں تو بعدِ توبہ **علاج** میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جب ہم اپنے **باطِن** کو **پاکیزہ** کرنے کی کوشش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہِر بھی **سُتھرا** ہوجائے گا۔ **شَہَنْشاہِ مدینہ**، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو اپنے **باطِن کی اِصلاح** کرے گا تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے **ظاہِر** کی (بھی) **اِصلاح فرمادے گا۔**'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''اِخلاص کا نُور'' کے دس حُرُوف کی نسبت سے رِیاکاری کے 10 علاج

﴿۱﴾ **اللّٰہ** تعالٰی سے دعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے ﴿۲﴾ ریاکاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے ﴿۳﴾ رِیا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے ﴿٤﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے ﴿۵﴾ نیّت کی حفاظت کیجئے ﴿٦﴾ دورانِ عبادت شیطانی وَسوَسوں سے بچئے ﴿۷﴾ تنہائی ہو یا

ہُجوم یکساں عمل کیجئے ﴿۸﴾ نیکیاں چُھپایئے ﴿۹﴾ صِرف اچھی صحبت میں رہئے ﴿۱۰﴾ اَورادو وَظائف کا مَعْمُول بنالیجئے۔ اب ان مُعالَجات کی وضاحت مُلاحظہ فرمائیے:

﴿پہلا علاج﴾ اللہ تعالٰی سے دُعاکے ذریعے مددطلب کیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِن یعنی** دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج۲ ص ۱۶۲ حدیث۱۸۵۵) شیطان کے خلاف جنگ میں یہ ہتھیار استعمال کرتے ہوئے خُدائے غفّار کے دربارِ کرم بار میں یوں **دُعا** کیجئے: یاربِّ مصطفٰے! مجھے **رِیا کاری** کی بیماری سے **شِفا** عطا فرما، میری خالی جھولی **اِخلاص** کی لازوال دولت سے بھردے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خود دکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اُس کو **مُلاحَظہ** فرمارہا ہے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دشمن کے **مکروفریب** سے بچالے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ **لوگوں کی نظر** میں تو میرا حال بَہُت **اچّھا** ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیز گار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں **سزا کا حقدار** ٹھہروں۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿دوسرا علاج﴾ رِیاکاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ **رِیا کاری** کی آفات اور اس کے نقصانات اپنے پیشِ نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وقت تک ہی **پسند** کرتا ہے جب تک وہ اسے نَفْع بخش نظر آتی ہے مگر جب اُسے اُس شے

کے **نقصان دِہ** ہونے کا پتا چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے مَثَلاً کسی اسلامی بھائی کو لذَّت اور مٹھاس کی وجہ سے **شَہد** بَہُت پسند ہو لیکن اگر اسے یہ بتا دیا جائے کہ یہ **شَہد** جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں **زَہر** ملا ہوا ہے تو وہ اُس میں موجود لذَّت ومٹھاس نہیں **زَہر** کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز **نہیں پئے گا**۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک **عمل ظاہر** کرنے اور ان کی طرف سے **واہ واہ** ہونے میں یقیناً نفس کو بڑی **لذَّت** ملتی ہے بلکہ اُس لذَّت کے سبب عبادت کی مشقّت بھی آسان ہوجاتی ہے، لیکن ہم اِس لذَّت کے بجائے **رِیاکاری** کے ذریعے ہونے والے **زہر سے بھی خطرناک نقصانات** ذِہن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا کیونکہ **زہر** کا نقصان صِرْف **دُنیا** کی حد تک ہے جب کہ ''رِیا'' **آخرت** کیلئے تباہ کار ہے۔ کیا **رِیاکاری** کا یہی نقصان کچھ کم ہے کہ نیک عمل میں **مَشَقَّت** اُٹھانے کے باوُجُود ثواب سے **محرومی** رہے! اُس **مزدور** کا کیا حال ہوگا جو سارا دن دھوپ میں **پسینہ** بہائے اور جب **مزدوری** ملنے کا وقت آئے تو اُس کی مزدوری یہ کہہ کر روک لی جائے کہ تم نے فُلاں فُلاں **غَلَطی** کی ہے اس لئے تمہیں مزدوری نہیں ملے گی۔ مگر آہ! **رِیاکار** تو ثواب سے **محرومی** کے ساتھ ساتھ عذابِ نار کا بھی حقدار رہے، وہ انسان کتنا **نادان** ہے کہ جس شے سے وہ لاکھوں کماسکتا ہے اُسے صِرْف وقتی خوشی کی خاطر مُفت کے داموں بیچ دے، بالکل اِسی طرح وہ **عبادت گزار** کتنا ناسمجھ ہے جو عبادت کے ذَرِیعے **خالق** عَزَّوَجَلَّ کا قُرب چاہنے کے بجائے **مخلوق** کو اپنا بنانے کی کوشش کرے، ایسے رِیاکار نے گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **نافرمانی** گوارا کرلی اور اس کے بدلے لوگوں سے اُن کی **مَحَبَّت** چاہی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ہونے والی **مَذَمَّت** کے بدلے لوگوں کی مِدحت (یعنی تعریف) کا طالِب ہوا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **ناراضی** کے بدلے لوگوں کی **رِضا** وخُوشنودی طلب کی اور باقی رہنے والی **جنَّتی نعمتیں** فانی دُنیا کے بدلے بیچ ڈالیں! پھر سب لوگوں کو راضی رکھنا **دُودھ کی نَہر** کھودنے کے مُتَرادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے کہ اگر کچھ لوگ ایک بات سے **خوش** ہوتے ہیں تو اُسی بات سے **ناراض** ہونے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے۔

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِکھاوے کے لئے عمل کرنے والے کی مثال

لوگوں کو دِکھانے اور سنانے کے لئے عمل کرنے والے کی **مِثال** اُس شخص کی طرح ہے جو اپنی جیب میں خوب کنکریاں بھر کر اُسے نُمایاں کرتے خریداری کے لئے بازار چلا گیا، جب لوگوں نے اُس کی اُبھری ہوئی جیب دیکھی تو حیرت سے کہنے لگے: ''واہ بھئی! دیکھو تو سہی! اس کی جیب کس قدر رقم سے بھری ہوئی ہے!'' مگر اُسے لوگوں کی اِس **واہ واہ** کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ملے گا کیوں کہ وہ جُوں ہی دُکاندار کو دام ادا کرنے کے لئے اپنی جیب سے رقم کے بدلے پتّھر نکالے گا، **ذلیل ورسوا** ہو جائے گا۔ اسی طرح دِکھانے اور سنانے کے لئے عمل کرنے والے رِیا کار کو لوگوں کی طرف سے بولے جانے والے **تعریفی کلمات** کے علاوہ کوئی نَفع حاصل نہیں ہو گا اور نہ ہی اُسے قِیامت کے دن کوئی **ثواب** ملے گا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۸۶ بِتَصَرُّفٍ)

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿تیسرا علاج﴾ رِیا کے اسباب کا خاتِمہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی **سبب** ہوتا ہے اگر سبب مٹا دیا جائے تو بیماری بھی **رخصت** ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح **رِیاکاری** کے بھی بُنیادی طور پر **تین اَسباب** ہیں، اگر ان تین چیزوں سے جان چُھڑا لی جائے تو

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری سے بچنا بے حد آسان ہوجائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہش (۲) مَذَمَّت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حِرص۔

(۱) شُہرت کی خواہش

مدینہ ۳: حُبِّ جاہ کی تعریف ہے، ''شہرت وعزّت کی خواہش کرنا'' حُبِّ جاہ کی مَذَمَّت کرتے ہوئے حُجَّۃُ الاسلام امام غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: شُہرت کا مقصد لوگوں کے دلوں میں مقام بنانا ہے اور یہ خواہش ہر فساد کی جڑ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ''حُبِّ جاہ'' یعنی شُہرت کی خواہش پر قابو پانے کے لئے اَحادیثِ مُبارَکہ میں وارِد اِس کے نقصانات پر غور و فکر کریں، چنانچہ اس ضِمن میں چار فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طَاعَت کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی محبت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہوجائیں (فردوس الاخبار للدیلمی ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۱۵۶۷) ﴿۲﴾ مال اور مرتبے کی مَحبَّت مومن کے دل میں مُنافَقت کو اس طرح بڑھاتی ہے جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے (احیاءُ العلوم ج ۳ ص ۲۸۶، ۳۴۲) ﴿۳﴾ دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے رَیوڑ میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ مال و جاہ (یعنی مال و دولت اور عزت و شہرت کی محبت) مسلمان کے دین میں مچاتی ہے (تِرمِذی ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۲۳۸۳) ﴿۴﴾ اپنی تعریف پسند کرنا آدمی کو اندھا بہرا کردیتا ہے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی ج ۱ ص ۳۴۷ حدیث ۲۵۴۸)

یوں ''فکرِ مدینہ'' کیجئے

مدینہ ۳: کوشش کرکے اس طرح غور و خَوض (فکرِ مدینہ) کیجئے: لوگوں کا میری تعریف میں چند جملے بول دینا یا مجھے تعریفی نگاہوں سے دیکھنا، یا شُہرت مل جانا نفس کے لئے یقیناً باعثِ لذّت ہے مگر لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف مجھے بَروزِ حشر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں کامیابی و کامرانی نہیں دلوا سکتی کیونکہ یہ تعریفیں کرنے والے لوگ تو خود خوفِ عِتاب سے لرزہ بَراَندام ہوں گے۔

ان کے **تعریف** کرنے سے نہ میرا **رِزق** بڑھے گا نہ **عمر** میں اِضافہ ہوگا اور نہ ہی آخرت میں کوئی **مقام و مرتبہ** نصیب ہو سکے گا، لہٰذا ایسے لوگوں کی طرف سے کی جانے والی **تعریف کی خواہش کا کیا فائدہ!** میں کیوں ان لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کروں بلکہ میں صرف **اپنے ربّ** عَزَّوَجَلَّ **کی رِضا کے لئے عبادت کروں گا**۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی جُھوٹی تعریف پسند کرنا حرام ہے

امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 597** پر لکھتے ہیں: اگر (کوئی آدمی) **اپنی جھوٹی تعریف** کو دوست رکھے (یعنی پسند کرے) کہ لوگ اُن فضائل سے اُس کی ثنا (یعنی تعریف) کریں جو (فضیلت و خوبی) اس میں نہیں، جب تو **صَرِیح حرامِ قطعی** ہے۔ قَالَ اللہُ (یعنی اللہ تعالٰی نے فرمایا)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (پ ۴، اٰل عمران: ۱۸۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آج بنتا ہوں مُعزّز جو کُھلے حَشر میں عیب
ہائے رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

(۲) لوگوں کی مَذَمَّت کا خوف

لوگوں کی طرف سے **مَذَمَّت** ہونے (یعنی بُرا بھلا کہے جانے) کا خوف اِس طرح دُور کیا جاسکتا ہے کہ آپ اپنا ذِہن بنا لیجئے کہ کسی کے **مَذَمَّت** کرنے (یعنی بُرا بھلا کہنے) سے نہ میری **موت جلدی** آجائے گی اور نہ میرے **رِزْق** میں کمی بیشی ہوگی، اگر میرا **ربّ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے **راضی** ہے تو پھر لوگوں کی مَذَمَّت اور ان کی طرف سے کیا جانے والا اظہارِ ناراضی میرا **بال بھی بیکا**

نہیں کرسکتی۔ یہ لوگ تو خود مجبور و عاجز ہیں کہ اپنے لیے نَفْع ونقصان اور زندگی وموت کے مالِک نہیں تو میں کیوں ان کی مذمّت کے خوف سے نیک عمل کروں یا چھوڑوں، **مجھے صِرف اپنے ربّ عزوجل کے قہر وغضب سے ڈرنا چاہیے۔**

﴿۳﴾ مال و دولت کی حرص

مال و دولت کی حِرص سے نَجات حاصل کرنے کے لئے اپنا اس طرح ذِہن بنائیے کہ مال دینے اور روکنے کے سلسلے میں لوگوں کے دل اللہ تبارَک وتعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں، میں جن لوگوں کی خاطر ریا کاری یعنی دِکھاوے کا عمل کرنے لگا ہوں وہ تو خود مجبورِ مَحض ہیں، رِزْق دینے والی ذات صِرف وصِرف ربِّ کائنات عزوجل کی ہے۔ جو شخص لوگوں کے مال کا لالچ رکھتا ہے وہ ذلیل و رُسوا ہو جاتا ہے اور اگر اُسے مال مل بھی جائے تو دینے والے کے اِحسان تلے دبنا پڑتا ہے، تو جب ریا کارانہ عمل کے سبب مال کا ملنا بھی یقینی نہیں اور ذلّت و رُسوائی کا اندیشہ بھی پورا ہے تو پھر میں کیوں نیک کاموں کے ذَرِیعے لوگوں کو مُتأثِّر کر کے ان سے مال حاصل کرنے کی کوشش کروں؟ بس میں اپنے ربّ عزوجل ہی کو راضی کرنے کے لئے عبادت اور ہر طرح کے نیک کام کیا کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔

پیچھا مِرا دنیا کی مَحبّت سے چُھڑا دے
یا ربّ مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿چوتھا علاج﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عزوجل کے لئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ عزوجل وُہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ نہ کہو کہ یہ (عمل) اللہ عزوجل کیلئے اور رِشتے داری کیلئے۔ (سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۷۳ حدیث ۱۳۰)

اِخلاص کے بغیر ثواب نہیں ملتا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزُالایمان مَع خزائن العرفان**'' صَفْحہ 892 تا 893 پر پارہ 25 سُورَۃُ الشُّورٰی آیت نمبر 20 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اُس کے لیے کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اُسے اُس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں۔

تفسیر نورُالعرفان سے اِس آیتِ مبارکہ کے مختلف حصّوں کی تفسیر ملاحظہ ہو: ﴿جو آخرت کی کھیتی چاہے﴾ یعنی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی رِضا اور جنابِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **خوشنودی** چاہے، ریا کے لئے اعمال نہ کرے ﴿ہم اُس کی کھیتی بڑھائیں﴾ یعنی اُسے زیادہ نیکیوں کی **توفیق** دیں گے، نیک کام **آسان** کر دیں گے، اعمال کا **ثواب** بے حساب بخشیں گے۔ ﴿اور جو دنیا کی کھیتی چاہے﴾ کہ مَحض دُنیا کمانے کے لئے نیکیاں کرے، **عزّت وجاہ** (اور شہرت وواہ واہ) کے لئے عالم، حاجی بنے، (مالِ) **غنیمت** (پانے) کے لئے غازی (بنے)، ﴿اور آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں﴾ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے **عمل** کئے ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ **ریا کار ثواب سے محروم رہتا ہے** مگر شرعاً اس کا عمل دُرُست ہے، ریا کی نَماز سے فرض ادا ہو جائے گا، مگر ثواب نہ ملے گا اس لئے فِی الْاٰخِرَةِ (یعنی آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں) کی قید لگائی۔

(نورُ العرفان ص ٧٧٤)

مُخلِص کے اعمال کو اللہ عزوجل مشہور کرتا ہے

حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی **روشندان**، تب بھی اُس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو

ہونا ہے ہو کر رہے گا۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ٤ ص ٥٧ حدیث ١١٢٣٠)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم رِیا کر کے ثواب کیوں برباد کرتے ہو! تم اِخلاص سے نیکیاں کرو، خُفیہ (یعنی چُھپ کر عبادت) کرو۔ **اللہ** تعالیٰ تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا لوگوں کے دل تمہیں نیک ماننے لگیں گے۔ یہ نہایت ہی مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے، بعض لوگ خُفیہ (یعنی چُھپ کر) تہجُّد پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجُّد خواں کہنے لگتے ہیں۔ تہجُّد بلکہ ہر نیکی کا نور چہرے پر نُمودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مُشاہَدہ ہو (یعنی دیکھا جا) رہا ہے، لوگ حُضُورِ غوثِ پاک (اور) خواجہ اجمیری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) کو ولی کہتے ہیں، کیونکہ رب تعالیٰ کہلوا رہا ہے۔ یہ ہے اس فرمانِ عالی کا ظُہور۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج ٧ ص ١٤٥)

مُخلِص کسے کہتے ہیں؟

''اِنسان مُخلِص کب ہوتا ہے'' اس بارے میں اَسلافِ کرام رحمہم اللہ السلام کے چار اقوال مُلاحظہ ہوں: ﴿١﴾ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سُوال ہوا: انسان کب مُخلِص ہوتا ہے؟ فرمایا: جب شِیر خوار (یعنی دودھ پیتے) بچّے کی طرح اُس کی عادت ہو، شِیر خوار بچّے کی کوئی تعریف کرے تو اُسے اچّھی نہیں لگتی اور مَذمَّت کرے تو بُری نہیں لگتی۔ تو جس طرح وہ اپنی تعریف و مذمّت سے بے پرواہ ہوتا ہے اِسی طرح انسان جب اپنی تعریف و مذمّت کی پرواہ نہ کرے تو مُخلِص کہا جا سکتا ہے (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ٢٤) ﴿٢﴾ حضرت ذُوالنُّون مصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کسی نے پوچھا: آدمی کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ مُخلِص ہے؟ فرمایا: جب وہ اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) میں پوری کوشش صَرف کر دینے کے باوُجود اس بات کو پسند کرے کہ میں مُعَزَّز (یعنی عزّت والا) نہ سمجھا جاؤں (اَیضاً ص ٢٣) ﴿٣﴾ کسی امام سے پوچھا گیا: مُخلِص کون ہے؟ فرمایا: مُخلِص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے (اَلزَّواجِر ج ١ ص ١٠٢)

﴿٤﴾ ایک اور بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی حد کہاں تک ہے؟ فرمایا: یہ کہ تمہیں یہ خواہش ہی نہ

رہے کہ لوگ تمہاری تعریف کریں۔ (اَیضاً)

یکساں ہو مَدْح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم
نہ خوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم (وسائلِ بخشش ص ۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿پانچواں علاج﴾ نیّت کی حفاظت کیجئے

ریا کاری سے بچنے کیلئے اپنی نیّت کی حفاظت ضَروری ہے کہ آپ جو عمل کرنے لگے ہیں اُس کا مقصد کیا ہے! اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نیّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہوگا جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا اگر میں نے لوگوں کو دکھانے یا سنانے کی خاطر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنّم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچہ لاکھ رکاوٹ ڈالے مگر ریا اور دکھاوے کی نیّت سے بچنا اور اچّھی نیّت کرنی ہی ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا نُعیم بن حَمّاد عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الجَواد فرماتے ہیں: ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے (اچّھی) **نیّت** کرنے کے مقابلے میں آسان تر ہے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۲۵)

نیّت کی تعریف مدینہ ۱: **نیّت** لُغوی طور پر دل کے **پُختہ** (یعنی پکّے) اِرادے کو کہتے ہیں اور شَرْعاً عبادت کے اِرادے کو **نیّت** کہا جاتا ہے۔ (ماخوذ از نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۲۶) نیّت کی اَھَمِّیَّت دل میں اُجاگر کرنے کیلئے سات رِوایات مُلاحظہ فرمائیے:

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے اچّھی نیّت کی فضیلت پر مَبنی 7 فرامینِ مصطفٰے

﴿۱﴾ اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وُہی ہے جس کی وہ نیّت کرے (بُخاری ج ۱ ص ٦ حدیث ۱)

﴿٢﴾ مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢) ﴿٣﴾ سچّی نیّت سب سے افضل عمل ہے (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص٨١ حدیث ١٢٨٤) ﴿٤﴾ اچّھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج٤ ص٣٠٥ حدیث ٦٨٩٥) ﴿٥﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کی نیّت پر دنیا عطا فرما دیتا ہے لیکن دنیا کی نیّت پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے (اَلزُّھد لِابن مُبارَك ص١٩٣ حدیث ٥٤٩) ﴿٦﴾ سچّی نیّت عرش سے معلّق ہے پس جب کوئی بندہ سچّی نیّت کرتا ہے تو عرش ملنے لگ جاتا ہے، پھر اُس بندے کو بَخْش دیا جاتا ہے (تاریخ بغداد ج١٢ ص ٤٤٤ حدیث ٦٩٢٦) ﴿٧﴾ جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکّھی جائے گی۔

(صَحیح مُسلِم ص٧٩ حدیث ١٣٠)

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفو میری ہر خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿چھٹا علاج﴾ دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص قبولیّت کی کُنجی (چابی) ہے، لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اِخلاص ہونا ضَروری ہے اِسی طرح ہر نیکی وعبادت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وَسْوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: جو شخص اپنے اعمال میں ساحِر (یعنی جادوگر) سے زیادہ ہوشیار نہ ہوگا (شیطان کے جھانسے میں آکر) ضَرور ریاکاری میں پھنس جائے گا۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص٢٣)

عبادت میں وسوسوں سے نجات کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں

مدینہ **عبادت** کے دَوران شیطانی وسوسوں سے چھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں: ﴿۱﴾ اُس وَسوَسے کو پہچاننا ﴿۲﴾ اُسے ناپسند کرنا اور ﴿۳﴾ اسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔ مَثَلاً کسی نے اچھی اچھی **نیّتیں** کرکے نمازِ تہجُّد شروع کی، اب دَورانِ نماز شیطان نے دل میں **رِیاکاری** کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتأَثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر **پہچاننا** کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے **ناپسند** بھی جانے کہ **خالق** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کئے جانے والے عمل سے **مخلوق** کو مُتأَثِّر کرنے کی کوشش کرنا **غضبِ الٰہی** کو دعوت دینے کے مُترادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے **اپنی توجُّہ** ہٹالے۔ اگرچِہ یہ کام **مشکِل** ضرور ہے مگر **ناممکن** نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد کٹھن محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اِس پر صَبْر کرے تو **اللہ** تَعَالٰی کے فضل وکرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام **آسان** ہوجاتا ہے، ہمارا کام **کوشش** کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات **ربِ کائنات** عَزَّوَجَلَّ کی ہے: پارہ 21 **سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت** آیت نمبر 69 میں **اللہ** تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بے شک **اللہ** نیکوں کے ساتھ ہے۔ (پ ۲۱، العنکبوت: ۶۹)

تو شیطاں کے شر سے بچا یاالٰہی
ہو دل وسوسوں سے صَفا یاالٰہی
مجھے وسوسوں سے بچا یا الٰہی
ہو شر دُور شیطان کا یا الٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿ساتواں علاج﴾ تنہائی ہو یا ہُجوم یکساں عمل کیجئے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجسَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مکرَّم ہے: جب بندہ عَلانیہ نَماز پڑھے تو بھی اچّھی اور خُفیہ (یعنی پوشیدہ) نَماز پڑھے تو بھی اچّھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا سچّا بندہ ہے۔ (سُنَنِ ابن ماجہ ج٤ ص٤٦٨ حدیث ٤٢٠٠)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی اِس بندے میں رِیاکاری نہیں ہے یہ بندہ مُخلِص ہے اگر رِیاکار ہوتا تو عَلانیہ نَماز اچّھی طرح پڑھتا خُفیہ (یعنی تنہائی) میں معمولی طرح، جب یہ خُفیہ (یعنی تنہائی) میں بھی اچّھی طرح پڑھتا ہے تو مُخلِص ہی ہے۔ (مراٰۃُ المناجیح ج٧ ص ١٤٠)

امام سِرّی نَماز میں بھی قواعدِ تجوید کی رِعایت کرے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ تنہائی میں ہوں یا اسلامی بھائیوں کے درمیان، دونوں جگہ عمل کو یکساں انداز میں کرنے کی خوب کوشش کریں۔ مَثَلاً جس خُشوع وخُضوع سے لوگوں کے سامنے نَماز پڑھتے ہیں وُہی انداز اکیلے میں بھی قائم رکھیں، امام صاحِب کو چاہئے کہ جس طرح جَہری (یعنی بُلند آواز والی قراءت کی) نَمازوں میں قواعدِ تجوید کی رعایت کرتے ہیں، سِرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نَمازوں میں بھی یِہی کریں۔ نیز ہم جو کام لوگوں کے سامنے کرنا پسند نہیں کرتے تنہائی میں بھی نہ کیا کریں۔ شفیعُ الْمُذْنِبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُبین ہے: ''جو کام لوگوں کے سامنے کرنا پسند کرتے ہو وہ تنہائی میں بھی نہ کیا کرو۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص٤٨٧ حدیث ٧٩٧٣)

بچا مجھ کو شیطاں کی مکّاریوں سے
خدا بہرِ حیدر ریاکاریوں سے

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿آٹھواں علاج﴾ نیکیاں چُھپائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! یہ سعادت مل جائے کہ ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ **اللہ** تعالٰی ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خوب نگرانی کی جائے کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عبادت ظاہر کرنے کی حِرص نفس کے اندر جوش مارے اور وہ کچھ اِس طرح پھنسانے کی ترکیب کرے کہ اپنی یہ عبادت لوگوں پر ظاہر کردے کہ اِس طرح نیکیاں چُھپائے رکھنے سے جب لوگوں کو تیرے مقام و مَرتبے کا عِلْم ہی نہیں ہوگا تو وہ بے چارے تیری پَیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقتدا (یعنی پیشوا ورہنما) کیسے بنے گا؟ تیرے ذَرِیعے نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں **اللہ** تعالٰی سے استِقامت وثابت قدمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے بدلے میں ملنے والی جنّت کی عظیمُ الشّان دائمی نعمت یاد کرنی چاہئے۔ خود کو ڈرانا چاہئے کہ جو شخص **اللہ** تعالٰی کی عبادت کے ذَرِیعے اس کے بندوں سے اَجر (یعنی بدلے) کا طالِب ہوتا ہے اُس پر **اللہ** تعالٰی کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے وہ ان کے نزدیک تو محبوب (یعنی پیارا) ہوجائے لیکن **اللہ** تعالٰی کے نزدیک اُس کا مقام ومرتبہ گِر جائے! تو کہیں اِس طرح میرا عمل بھی ضائع نہ ہوجائے! پھر نفس کو اس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجز ولاچار ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت وحیات کے مالِک ہیں۔

پوشیدہ عمل افضل ہے

پوشیدہ عمل کے فضائل پر بھی غور کرے جیسا کہ نبیِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: **ظاہِری عمل کے**

مقابلے میں پوشیدہ عمل افضل ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۳۷۶ حدیث۷۰۱۲)

عمل کے اظہار کی ایک صورت

ایسا شخص کہ جس کی پَیرَوی کی جاتی ہو وہ لوگوں کو رَغبت دلانے کی نیّت سے ایسا عمل ظاہر کرسکتا ہے جب کہ اس اِظہار میں رِیا کی آمیزِش (آ۔مے۔زِش) نہ ہو۔ اِس طرح اخلاص کے ساتھ عمل کے اظہار سے وہ ثوابِ عظیم کا حقدار ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں ہے: جب عَلانیہ عمل کی پیَروی کی جائے تو وہ (ظاہر کیا جانے والا عمل) چُھپ کر کئے جانے والے عمل سے افضل ہے۔(اَیضاً)

عاجِزی کی اِنتہا

اپنا پوشیدہ عمل تَحدیثِ نعمت یا دوسروں کی رَغبت کے لئے ظاہر کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کرلینے کی حاجت ہے کہ کہیں یہ شیطان کی چال تو نہیں! کہیں میں رِیا کاری میں تو نہیں جا پڑوں گا۔ اِس ضِمن میں ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کی اِنکساری بے مِثال ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَورِی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں نے جس قدر اعمال ظاہر کر کے کئے ہیں، اُن کو نہ ہونے کے برابر سمجھتا ہوں کیونکہ جب لوگ دیکھ رہے ہوں اُس وَقت اِخلاص کا باقی رکھنا ہم جیسوں کی قُدرت سے باہَر ہے۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۲۶)

بصرے کی ہر گلی سے تلاوت کی آواز آتی تھی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: کسی زمانے میں بَصرے کی ہر گلی سے ذِکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآنِ کریم کی آوازیں بُلند ہوتی تھیں اور اِس طرح لوگوں کو ذِکر و اَذکار کی رغبت ملتی تھی۔ اِتّفاقاً اُس زمانے میں کسی عالم صاحِب نے ''رِیا کی بارِیکیوں'' کے بارے میں ایک رسالہ تحریر فرمایا، تو تمام لوگوں نے بُلند آواز سے ذِکر و تِلاوت کرنا بند کر دیا۔ اِس پر کئی لوگوں نے کہا: کاش! ان عالم صاحِب نے یہ رسالہ نہ لکھا ہوتا!

(کیمیائے سعادت ج۲ ص ۶۹۲)

اب تو نہ کئے ہوئے عمل میں بھی ریا کاری کی جاتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم نے پہلے تو لوگوں کو اِس حالت میں پایا تھا کہ وہ اُن نیکیوں میں رِیا کرتے تھے جو وہ کرتے تھے اور اب لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ اُن باتوں میں رِیا کرتے ہیں جو وہ نہیں کرتے۔ (تَنبِیہُ الْمُغْتَرِّیْن ص ۲۵) یعنی پہلے لوگ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے نیک کام کرتے تھے اور اب نیک کام بھی نہیں کرتے بلکہ نیکوں کی صورت بنا کر اِس کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ نیک کام کرتے ہیں پس یہ پہلے کے رِیاکاروں سے بھی بدتَر ہیں۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہِدایت دے خدا
ہم کو پوشیدہ عبادت کی تُو لذّت دے خدا

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿نواں علاج﴾ صِرْف اچّھی صُحْبَت میں رہئے

اللہ تعالٰی کے مُخلِص بندوں اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت اگر نصیب ہو جائے تو عین سعادت ہے، اُن کے قُرب اور اُن کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیا کاری کا عِلاج بھی ہوتا رہے گا۔ یہ یاد رہے کہ صِرف وصِرف اچّھی صُحبت اختیار کرنی چاہئے جبکہ بُرے لوگوں کے سائے سے بھی بھاگنا چاہئے۔ مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچّھے اور بُرے مُصاحِب کی مثال، مُشک (یعنی کستوری) اُٹھانے والے اور بَھٹّی دَھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اُس سے خریدو گے یا تمہیں اُس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بَھٹّی دَھونکنے والا یا

تمہارے کپڑے **جلائے** گا یا تمہیں اُس سے **ناگوار بُو** آئے گی۔ (صَحیح مُسلِم ص۱٤١٤ حدیث ٢٦٢٨)

چنگے بندے دی صُحبت یارو جیویں دکان عطاراں　　سودا بھاویں مُل نہ لیّے حُلّے آن ہزاراں

بُرے بندے دی صُحبت یارو جیویں دکان لوہاراں　　کپڑے بھاویں کُنج کُنج بیّے چنگاں پین ہزاراں

(یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار (یعنی عِطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے مگر اُسے خوشبو تو آ ہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مِثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سَمیٹ کر رکھیں، چِنگاریاں اُس تک پہنچ ہی جاتی ہیں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اِخلاص ہو تو "تھوڑا" عمل بھی "بہت" ہے۔

محمد الیاس قادری رضوی

۱۸ شعبان المعظم

۱۴۲۲ھ

978-969-722-139-4

01082101

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net